تحریک جدید دفتر دوم کے معیار اخلاص کو اور دفتر سوم میں شامل ہونے والوں کی تعداد کو بڑھانے کی کوشش کی جائے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵؍اکتوبر ۱۹۶۸ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

☆ تحریک جدید کے پینتیسویں سال کا اعلان۔

☆ آئندہ نسل کے دل میں خدمت اسلام اور انفاق فی سبیل اللہ کا جذبہ تیز کریں۔

☆ احمدیت یعنی حقیقی اسلام، انسان پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے۔

☆ سچی بات یہی ہے کہ تمہیں ہر آن، ہر لحہ اور ہر چیز کیلئے اللہ تعالیٰ کی احتیاج ہے۔

☆ زمینداروں کو چاہئے کہ وہ اپنے کھیتوں میں جا کر ضرور دعا کیا کریں خصوصاً وہ دعا جو قرآن نے سکھائی ہے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓـؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝ (محمّد: ۳۹)

اس کے بعد فرمایا:۔

اللہ کے نام کے ساتھ جو قادر و توانا اور ربوبیت تامہ کا مالک ہے اور جس کے قبضہ میں تمام دل ہیں جب وہ چاہتا ہے اور ارادہ کرتا ہے تو اپنے فضل سے دلوں میں نیک تبدیلیاں پیدا کر دیتا ہے میں تحریک جدید کے سال نو کا اعلان کرتا ہوں تحریک جدید کو شروع ہوئے ایک لمبا عرصہ ہو چکا ہے اور اس وقت اس کے مجاہدین کے تین گروہ ہیں جن کو تحریک جدید کی اصطلاح میں دفاتر کہا جاتا ہے یعنی دفتر اوّل، دفتر دوم اور دفتر سوم۔ سالِ رواں کا جب ہم تجزیہ کرتے ہیں تو یہ بات ہمارے سامنے آتی ہے کہ دفتر اوّل (جس کی ابتداء پر ۳۴ سال گزر چکے ہیں) کا وعدہ سال رواں کا ایک لاکھ پچپن ہزار روپیہ ہے اور دفتر دوم میں شامل ہونے والوں کے وعدے تین لاکھ چون ہزار ہیں اور دفتر سوم میں شامل ہونے والوں کے وعدے اکتالیس ہزار ہیں اگر مختلف دفاتر میں شامل ہونے والوں کی اوسط فی کس آمد نکالی جائے تو دفتر اوّل کے مجاہدین کی اوسط ۶۴ روپے بنتی ہے بہت سے احباب اس سے بہت زیادہ دیتے ہوں گے اور جو غریب ہیں وہ اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق ہی تحریک جدید میں حصہ لیتے ہوں گے لیکن اوسط ان کی ۶۴ روپے فی کس بنتی ہے اس کے مقابلہ میں دفتر دوم کے مجاہدین کے تحریک جدید کے چندہ کی اوسط انیس روپے بنتی ہے اور ۶۴ روپے اوسط کے مقابلہ میں یہ بہت کم ہے۔

دونوں دفاتر کی اوسط میں بڑا فرق ہے دفتر سوم کے مجاہدین مال کی اوسط چودہ روپے فی کس بنتی ہے

اس میں اور دفتر دوم کی اوسط میں فرق تو ہے لیکن زیادہ فرق نہیں خصوصاً جب یہ بات ہمارے مدنظر رہے کہ اس میں شامل ہونے والے بہت سے بچے بھی ہیں جنہوں نے ابھی کمانا شروع نہیں کیا ان کے والدین ان کی طرف سے کچھ چندہ تحریک جدید میں ادا کر دیتے ہیں اور جو کمانے والے ہیں وہ اپنی کمائی کی عمر کے ابتدائی دور میں سے گزر رہے ہیں کیونکہ دنیا کا یہ قاعدہ ہے کہ جب کوئی انسان ملازمت کرتا ہے تو اسے عام طور پر گریڈڈ (Graded) تنخواہ ملتی ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کی تنخواہ کا ابتدائی حصہ اسے ملتا ہے اور پھر ہر سال ترقی ہوتی رہتی ہے اس طرح اس کی آمد اس کی تعلیم قابلیت اور استعداد کے لحاظ سے کم ہوتی ہے پھر جوں جوں اس کا تجربہ اور عمر بڑھتی جاتی ہے اس کی آمد میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور اگر ساتھ ہی اخلاص بھی اپنی جگہ قائم رہے تو اس کے چندہ میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے لیکن بسا اوقات اللہ تعالیٰ تھوڑی نیکی کرنے والوں کو نیکیوں کی مزید توفیق عطا کرتا ہے اخلاص کی نسبت بھی بڑھ جاتی ہے اور ان کے چندے بھی بڑھ جاتے ہیں۔

اس لحاظ سے جب میں نے غور کیا تو میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ ہم آج دفتر دوم میں شامل ہونے والوں سے یہ امید نہیں کر سکتے کہ ان کی اوسط بھی ۶۴ روپے فی کس تک پہنچ جائے کیونکہ ان میں عمر اور ادھیڑ عمر کے بھی ہیں کم تربیت یافتہ بھی ہیں اور بعد میں داخل ہونے والے بھی ہیں لیکن میں نے سوچا اور غور کیا اور مجھے یہ اعلان کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہوتی کہ انیس روپے اوسط بہت کم ہے اور آئندہ سال جو یکم نومبر سے شروع ہو رہا ہے جماعت کے انصار کو (دفتر دوم کی ذمہ داری آج میں انصار پر ڈالتا ہوں) جماعتی نظام کی مدد کرتے ہوئے (آزادانہ طور پر نہیں) یہ کوشش کرنی چاہئے کہ دفتر دوم کے معیار کو بلند کریں اور اس کی اوسط انیس روپے سے بڑھا کر تیس روپے فی کس پر لے آئیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ چونسٹھ روپے فی کس اوسط پر لانا ابھی مشکل ہوگا اور یہ ایسا بار ہوگا جسے شاید ہم نبھا نہ سکیں لیکن مجھے یقین ہے کہ اگر ہم کوشش کریں تو اس معیار کو دفتر اوّل کے چونسٹھ روپے فی کس کے مقابلہ میں انیس روپیہ سے بڑھا کر تیس روپیہ تک پہنچا سکتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ ہمت اور توفیق اور مالوں میں برکت دے، اخلاص میں برکت دے تو یہی لوگ تیس سے چالیس اوسط نکالیں گے پھر پچاس اوسط نکالیں گے پھر ساٹھ اوسط نکالیں گے پھر ستر اوسط نکالیں گے اور دفتر اوّل سے بڑھ جائیں گے لیکن آئندہ سال کے لئے میں یہ امید رکھتا ہوں کہ جماعتیں اس طرف متوجہ ہوں گی اور میں حکم دیتا ہوں کہ انصار اپنی تنظیم کے لحاظ سے جماعتوں

کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں اور کوشش کریں کہ آئندہ سال دفتر دوم کے وعدوں اور ادائیگیوں کا معیار انیس روپیہ فی کس اوسط سے بڑھ کر تیس روپیہ فی کس اوسط تک پہنچ جائے اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ سال رواں کے جو تین لاکھ چون ہزار روپے کے وعدے ہیں وہ پانچ لاکھ چالیس ہزار روپیہ تک پہنچ جائیں گے۔ دفتر سوم کے متعلق میرا تاثر یہ ہے کہ اگر چہ ان کے حالات کے لحاظ سے چودہ اور انیس کا زیادہ فرق نہیں لیکن اس دفتر میں شامل ہونے والوں کی تعداد بہت کم ہے یہ ابھی تک تین ہزار تک پہنچے ہیں لیکن ہم باور نہیں کر سکتے کہ ہماری آئندہ نسل زیادہ ہونے کی بجائے تعداد میں پہلوں سے کم ہوگئی ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو وعدہ دیا تھا کہ میں ان کے نفوس میں برکت ڈالوں گا اس وعدہ کو وہ سچے وعدوں والا پورا کر رہا ہے اور ہماری آئندہ نسل میں غیر معمولی برکت ڈال رہا ہے دفتر سوم والوں کا عمر کے لحاظ سے جو گروپ بنتا ہے یعنی اس عمر کے احمدی بچے اور اس زمانہ میں نئے احمدی ہونے والے ان میں سے جس نسبت سے افراد کو تحریک جدید میں شامل ہونا چاہیے اس نسبت سے یہ تعداد تین ہزار سے بڑھنی چاہیے اگلے سال کے لئے میں یہ امید کرتا ہوں کہ جماعت کوشش کر کے اس تعداد کو تین ہزار سے پانچ ہزار تک لے جائے گی اور ان کی اوسط چودہ سے اونچی کر کے بیس تک لے جائے گی اور اس طرح ان کا چندہ ایک لاکھ روپیہ بن جائے گا اگر ہم اس میں کامیاب ہو جائیں تو اس کے نتیجہ میں یعنی ہم اپنی کوششوں میں دعاؤں اور تدبیر اور اللہ کے فضل کو جذب کرنے کے نتیجہ میں کامیاب ہو جائیں گے اور ہمارے وعدے (خدا کرے کہ وصولی بھی اس کے مطابق ہو) پانچ لاکھ پچاس ہزار سے بڑھ کر سات لاکھ نوے ہزار بن جاتے ہیں اور اس کیلئے جو تدبیر میں بتا رہا ہوں وہ علاوہ دعا کے یہ ہے کہ ہم دفتر دوم کے اخلاص کے معیار کو بڑھانے کی کوشش کریں اور ان کی اوسط کو انیس سے بڑھا کر تیس تک لے جائیں اور آئندہ نسل کے دل میں خدمت اسلام اور انفاق فی سبیل اللہ کا جذبہ تیز کریں اور اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو کامیاب کرے تو ان کی تعداد تین ہزار سے بڑھ کر پانچ ہزار تک پہنچ جائے گی میرے اندازہ کے مطابق تو یہ تعداد بہت بڑھ سکتی ہے لیکن اس زاویہ نگاہ سے کہ ہماری یہ پہلی کوشش ہوگی میں نے صرف پانچ ہزار تک کہا ہے ویسے میں سمجھتا ہوں کہ اگر جماعتیں کوشش کریں تو اسے آسانی سے دس ہزار تک لے جاسکتی ہیں لیکن اس تعداد کو پانچ ہزار تک تو انہیں ضرور لے جانا چاہیے اور ان کے معیار کی اوسط کو بھی چودہ سے بیس تک کر دینا چاہیے تا ہمارے چندے ساڑھے پانچ لاکھ سے

بڑھ کر قریباً آٹھ لاکھ تک چلے جائیں۔

جب ضرورت پر ہم نظر ڈالتے ہیں تو وہ اس سے زیادہ ہے میں نے غالباً پچھلے خطبہ میں بھی بتایا تھا کہ جب کام شروع کیا گیا تھا تو بعض ممالک میں ہمارا ایک مبلغ گیا تھا انہوں نے وہاں جا کر کام کی ابتدا کی انہوں نے خدا کی راہ میں قربانیاں دیں اور خدا تعالیٰ نے اپنے فضل اور احسان سے ان قربانیوں کو قبول کیا اور جماعت کی دعائیں رنگ لائیں ان کے اچھے نتائج نکلے۔ اب وہاں جماعت کی تعداد بڑھ گئی ہے احمدیت اور اسلام کی طرف رغبت بڑھ رہی ہے اور جس ملک میں ہمارا ایک مبلغ گیا تھا اور اس کو بھی ہم ٹھیک طرح سے نہ کھلا سکتے تھے، نہ پہنا سکتے تھے، نہ اس کا علاج کر سکتے تھے، غربت میں قربانی اور اخلاص اور ایثار کی چھت کے نیچے رہ کر اس نے کام کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے کام میں برکت ڈالی اور اب انہی ممالک میں سے بعض ایسے ہیں جہاں ہمارے چالیس چالیس سکول بن گئے ہیں بڑی کثرت سے وہاں احمدیت اور اسلام پھیل گیا ہے اور ان لوگوں کو یہ احساس ہے کہ احمدیت کے طفیل جو صحیح اسلام انہیں ملا ہے وہ نعمت عظمیٰ ہے قرآن کریم کی برکتوں اور رسول کریم ﷺ کے فیوض سے جب وہ حصہ پاتے ہیں تو ان کے دل خدا کی حمد سے معمور ہو جاتے ہیں اور وہ اپنے ان بھائیوں کے بھی شکر گزار ہوتے ہیں جو دور دراز ملک سے آئے اور انہیں حقیقی اسلام سے متعارف اور روشناس کرایا اور چونکہ اب ان کے دل میں احساس پیدا ہو چکا ہے کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام انسان پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے اس لئے ان کے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے کہ ہم ہی نہیں، ہمارے قبیلہ کا ہر فرد اسلام کی برکتوں سے حصہ لینے والا ہو پھر وہ ہمیں تنگ کرتے ہیں کہ آپ نے جو چار مبلغ ہمارے ملک میں بھیجے ہیں یہ کافی نہیں اور میں نے بتایا تھا کہ ایک ایک ملک نو نو مبلغوں کا مطالبہ کر دیتا ہے اس مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے نئے مبلغ تیار ہونے چاہئیں اور نئے مبلغ تیار کرنے میں خرچ بھی زیادہ ہوگا اور ان مبلغوں کو دوسرے ممالک میں بھیجنے کے لئے زیادہ روپیہ کی ضرورت ہوگی خصوصاً موجودہ حالات میں کہ ہمیں فارن ایکسچینج بہت تھوڑا ملتا ہے اس لئے بونس واؤچر خرید کر کرنا پڑے گا جو بہت زیادہ مہنگا پڑتا ہے غرض بڑی مشکل ہے اور روپیہ کی بڑی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کو جب ہم دیکھتے ہیں تو بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے کاموں میں برکت ڈالی ہے ہمارا فلاں ملک میں صرف ایک آدمی گیا تھا اب اس ملک میں جماعت اس

طرح پھیل گئی ہے کہ وہاں ہمارے اتنے سکول ہیں اور اتنی مساجد ہیں لیکن جب ہم اپنی کوششوں کے نتائج کو بیان کرتے ہیں تو اصل ضرورتیں بھی ہمارے سامنے آ جاتی ہیں اگر کسی ملک میں پچاس یا سو مساجد بن گئی ہیں تو ان مساجد کو آباد کرنے کے لئے مستحکم تربیتی نظام کی ضرورت پڑ گئی پھر اگر ایک قبیلہ میں سے دس پندرہ یا بیس صد افراد احمدی مسلمان ہو گئے ہیں بد مذہب کو انہوں نے چھوڑ دیا ہے دہریت کو انہوں نے الوداع کہی ہے عیسائیت سے وہ بیزار ہوئے ہیں تو باقیوں کو اسلام سکھانے کی ضرورت ہے پھر جو مسلمان ہو گئے ہیں انہوں نے اسلام کے نور کو دیکھا ہے اور اللہ اور اس کی صفات کو پہچانا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے بھائی بدقسمت ہیں انہیں خوش قسمت بنانے کے لئے اور کوشش کرو غرض ہر چیز جو ہمارے لئے فخر کا باعث بنتی ہے وہ ایک دوسرے زاویہ نگاہ سے ہماری ضرورت کا اظہار کر دیتی ہے اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہمیں مزید قربانیاں دینی پڑیں گی ورنہ ہمارا انجام بخیر نہیں ہوگا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بار بار یہ کہا ہے کہ انجام بخیر ہونے کی دعا مانگو کیونکہ وہ کام جو ستر فیصد ہو جاتا ہے اور ۱۰۰ فیصد ہونے سے رہ جاتا ہے وہ ایک فیصد بھی نہیں ہوتا ایک شخص دس پرچے دیتا ہے ان دس پرچوں میں سے وہ نو میں کامیاب ہو جاتا ہے (اور یہ نوے فیصد کامیابی ہوگئی) لیکن دسویں پرچہ میں فیل ہو جاتا ہے تو جن نو پرچوں میں کامیاب ہوا تھا عملاً ان میں بھی فیل ہو گیا اسے اگلی کلاس میں نہیں چڑھایا جائے گا پس انجام بخیر ہونا چاہئے یعنی ہر کوشش ہر جدوجہد اور ہر سٹرگل (Struggle) اپنے کامیاب انجام تک پہنچنی چاہئے اگر وہ کامیاب انجام سے ایک قدم پہلے رک جاتی ہے تو ہماری ساری کوشش ضائع ہو جاتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہماری پہلی کوشش کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے جو فضل کیا ہے اور اسلام کو غالب کرنے کے جو سامان پیدا کئے ہیں ان ضرورتوں کو ہم پورا کریں اور وقت کے تقاضا کو پورا کرتے ہوئے ہم ہر اس قربانی کو خدا کے حضور پیش کر دیں جس کا آج کی ضرورت تقاضا کرتی ہے اگر ہم آج کی ضرورت کا تقاضا پورا نہیں کرتے تو پہلے جو تقاضے ہم نے پورے کئے وہ بھی رائیگاں جائیں گے کیونکہ ان کا آخری اور حقیقی نتیجہ نہیں نکلے گا لیکن اگر ہم اپنی پہلی کوشش کے نتیجہ میں اپنی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آج کی ضرورتوں کو پورا کر دیں تو پھر ہمارا ایک قدم آگے بڑھ گیا اور پھر اگلے سال ہمارا ایک قدم اور آگے بڑھ جائے گا یہاں تک کہ ساری دنیا میں اسلام غالب آ جائے گا اور ساری دنیا کے دلوں میں محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت پیدا ہو جائے گی ادیان باطلہ کبھی اپنے علمی گھمنڈ میں کبھی سائنسی تکبر کے نتیجہ

میں اور کبھی سیاسی اقتدار پر ناز کی وجہ سے اسلام کو مٹانا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو تو اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ ان سارے منصوبوں کو ناکام کر دے اور اسلام کو غالب کر دے گا اور اسی طرف آپ کو بلایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (محمد:۳۹) سنو تم وہ لوگ ہو جن کو اس لئے بلایا جاتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے رستہ میں خرچ کرو یعنی اس لئے خرچ کرو کہ ان راہوں کو کشادہ فراخ اور کھلا رکھو جو اللہ کی طرف لے جانے والی ہیں ادیان باطلہ نے، اندرونی کمزوریوں نے، نفاق نے اور عملی سستیوں نے ان شاہراہوں کو تنگ کر دیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والی ہیں بعض جگہ تو رستے ہی غائب ہو گئے ہیں جیسا کہ دیہات میں ہم جاتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ جہاں پٹواری کے نقشہ میں بیس فٹ سڑک ہوتی ہے وہاں لوگوں کے آہستہ آہستہ سڑک کو کاٹ کر اپنے کھیتوں میں ملانے کے نتیجہ میں چار فٹ یا پانچ فٹ سڑک رہ گئی ہے۔ اسی طرح جو راستے اللہ تعالیٰ نے قائم کئے اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والے ہیں انسان اپنی سستی اور غفلت کے نتیجہ میں، انسان اپنی جہالت کے نتیجہ میں، انسان اپنی نفس پرستی کے نتیجہ میں، انسان شیطانی آواز کی طرف متوجہ ہونے کے نتیجہ میں، ان راہوں کو تنگ کر دیتا ہے پھر وہ تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے میں یہ تنگی کیسے برداشت کروں تنگی تو اس نے خود پیدا کی ہوتی ہے ان رستوں کو اس نے خود تنگ کیا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں خرچ کے لئے اس لئے بلایا جاتا ہے کہ تم ان رستوں کو فراخ اور کشادہ رکھو تا تم بھی بشاشت سے ان کے اوپر چلتے چلے جاؤ اور جو باہر سے آ کر اسلام میں داخل ہونے والے ہیں ان کے دلوں میں بھی کوئی تنگی پیدا نہ ہو ان کی تربیت کر دی جائے اور بتا دیا جائے کہ یہ وہ راستہ ہے جو خدا تک لے جاتا ہے یہ وہ راستہ ہے جس پر چل کر انسان خدا کی محبت کو حاصل کر لیتا ہے یہ وہ راستہ ہے جس پر چل کر خدا پانے کے بعد وہ چیز مل جاتی ہے جو انسان کی ترقی کا موجب اور اس کی لذت اور سرور کا باعث بنتی ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سنو تمہیں اس خرچ کے لئے اس لئے بلایا جا رہا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی محبت کو دنیا میں قائم کرو اور انفاق فی سبیل اللہ کرو تمہیں صرف ’’انفاق‘‘ کے لئے نہیں بلایا جاتا تم سے یہ بھی نہیں کہا جا رہا کہ اپنے اموال لاؤ اور جماعت کے سامنے پیش کرو بلکہ تمہیں کہا جا رہا ہے کہ اپنے اموال اس لئے لاؤ اور پیش کرو تا انسان اللہ کے راستہ پر کامیابی کے ساتھ اور بشاشت کے ساتھ اور فراخی کے ساتھ چلنا شروع کر دے اور یہ راہیں اسے اس کے محبوب ربّ تک پہنچا دیں۔

فَمِنْكُمْ مَنْ يَّبْخَلُ لیکن ہوتا یہ ہے کہ تم میں سے بعض بخل کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور یہ بات بھول جاتے ہیں کہ جو شخص بخل کرتا ہے خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتا اس کے بخل کے بدنتائج اس کو ہی بھگتنے پڑتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کے مال سے بعض دفعہ برکت چھین لیتا ہے مثلاً ایک شخص خدا کی راہ میں دینے سے گریز کرتا ہے اور بشاشت سے وہ قربانی نہیں دیتا تو مال تو اس کے پاس اس وقت تک ہی ہے جب تک اللہ تعالیٰ اس کے پاس اس مال کو رہنے دے بعض دفعہ اس کے گھر کو آگ لگ جاتی ہے اس کا دس پندرہ ہزار یا بیس تیس ہزار روپیہ کا کپڑا آ رہا ہوتا ہے وہ کپڑا ٹرک سے چوری ہو جاتا ہے، وہ مال خریدنے جاتا ہے تو کوئی جیب کترا اس کی جیب سے رقم نکال کر لے جاتا ہے پھر وہ سوچتا ہوگا کہ کاش میں یہ مال خدا کی راہ میں پیش کر دیتا ہے اور اگر انسان بخل سے کام نہ لے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کے مال میں برکت دیتا اور اسے بتاتا ہے کہ میں تمہارے مال کی حفاظت کر رہا ہوں ابھی پچھلی گرمیوں کی بات ہے ایک دوست مری کے قریب جہاں میں چند دن کے لئے گیا ہوا تھا ملنے کے لئے آئے وہ زمیندار ہیں ان سے باتیں ہوئیں انہوں نے دعا کے لئے کہا میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے تمہیں دولت دی ہے تم قرآن کریم کے تراجم کی اشاعت کے لئے کوئی غیر معمولی رقم دو تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے مال میں اور بھی برکت دے تو وہ کہنے لگے کتنی! میں نے کہا یہ میں نے نہیں بتانا میں سمجھتا ہوں کہ اس سے تمہارے ثواب میں کمی آ جائے گی تم اپنی بشاشت اور خوشی کے ساتھ جتنا دینا چاہو دے دو چنانچہ انہوں نے اپنے ایک عزیز کو بہت سی رقم دی زیادہ تر رقم پانچ پانچ سو روپے کے نوٹوں پر مشتمل تھی تھوڑی سی رقم روپیہ روپیہ پانچ پانچ روپے یا دس دس روپے کے نوٹوں کی شکل میں تھی اور اسے کہا کہ ربوہ جا کر پانچ سو روپیہ اشاعت تراجم قرآن کریم کے لئے حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کر دیں انہوں نے شائد کوئی زمین خریدی تھی اور وہاں ادائیگی کرنی تھی انہوں نے اپنے اس عزیز کو کہا کہ باقی رقم وہاں ادا کر دیں ان کا وہ عزیز جب میرے پاس آیا تو اس نے بتایا کہ دیکھیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے برکت کیسے حاصل ہوتی ہے میرے جیب میں یہ رقم تھی مجھے یاد نہیں اس نے جیب کترا کہا یا چور کا نام لیا بہرحال اس نے بتایا کہ جس جگہ پانچ پانچ سو نوٹوں پر مشتمل رقم پڑی تھی وہیں وہ رقم بھی تھی جو روپیہ روپیہ پانچ پانچ دس دس روپیہ کے نوٹوں پر مشتمل تھی چور نے یہ تھوڑی رقم چوری کر لی اور بڑی رقم چھوڑ کر چلا گیا وہ کہنے لگا ہم نے اللہ تعالیٰ کے رستہ میں دی ہوئی رقم کی برکت دیکھ لی گو ابھی انہوں نے وہ رقم خدا کی راہ میں دینے کی نیت ہی کی تھی ابھی وہ رقم

خدا تعالیٰ کے خزانہ میں نہیں پہنچی تھی۔

غرض اللہ تعالیٰ بتاتا ہے کہ میں ہی تمہارے اموال کی حفاظت کر رہا ہوں اگر میں حفاظت نہ کروں تو انہیں آگ لگ جائے وہ چوری ہو جائیں یا گھر میں کسی کو بیماری آ جائے اور اس پر اموال کا ایک حصہ خرچ ہو جائے مثلاً بڑا پیارا بچہ بیمار ہو جائے باپ امیر آدمی ہے اس کو ہم نے کہا کہ تحریک جدید میں تمہیں اپنی حیثیت کے مطابق چار یا پانچ سو روپیہ دینا چاہئے اس نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی اب بچہ بیمار ہو گیا اور وہ اسے راولپنڈی، لاہور اور کراچی میں بہترین ڈاکٹروں کو دکھا رہا ہے اور ہزار دو ہزار روپیہ اس کا خرچ ہو جاتا ہے اب بچہ کو صحت مند رکھنے کا اس نے ٹھیکہ تو نہیں لیا ہوا اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے وہ اسے صحت مند رکھے یا نہ رکھے لیکن جو لوگ بشاشت سے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت ڈالتا ہے اور اگر کبھی انہیں آزمانا ہو تو ان کو ثبات قدم عطا کرتا ہے اور وہ اپنے ربّ پر اعتراض نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو بھی آزماتا ہے وہ ان کا بھی امتحان لیتا ہے لیکن وہ بشاشت کے ساتھ یہی کہتے ہیں کہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ (البقرہ:۱۵۷) اللہ ہی مالک ہے اور اسی سے ہم نے خیر و برکت لینی ہے اگر اس نے ایک چیز لے لی تو اس سے ہمارا خزانہ تو خالی ہو گیا مگر اس کے خزانے کبھی خالی نہیں ہوتے وہ پانچ سَو لے گا تو پانچ لاکھ دے گا بھی۔ چنانچہ ہماری جماعت میں بھی اس نے بہتوں کو ان کی قربانیوں کے نتیجہ میں بہت زیادہ دیا ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم بخل کرو گے تو اس کا نتیجہ بھی تمہیں خود ہی بھگتنا پڑے گا کیونکہ اللہ کسی کا محتاج نہیں تم سے اگر قربانیوں کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو وہ مطالبہ اس لئے نہیں کیا جاتا کہ نعوذ باللہ وہ غریب اور فقیر تھا اور تم اس کو مالی امداد دے کر اسے تھوڑا سا امیر بنانا چاہتا ہوا اور اس کی ضرورتوں کو پورا کر رہے ہو اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ سچی بات یہی ہے کہ تمہیں ہر آن ہر لمحہ اور ہر چیز کے لئے اللہ تعالیٰ کی احتیاج ہے اگر تم اس نکتہ کو سمجھو گے نہیں تو اللہ تعالیٰ تم سے برکتیں چھین لے گا لیکن اس کا یہ وعدہ ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک ایسی جماعت عطا کرے گا کہ جن کے اموال میں بھی وہ برکت ڈالے گا جن کے نفوس میں بھی وہ برکت ڈالے گا اور جن کے وجود میں بھی وہ برکت ڈالے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ جن گھروں میں وہ رہ رہے ہوں گے ان کو بھی بابرکت کیا

جائے گا جس چیز کو وہ ہاتھ لگائیں گے وہ بھی بابرکت ہو جائے گی جو کپڑے وہ پہنیں گے وہ بھی بابرکت ہو جائیں گے یہ وعدے تو پورے ہونے ہیں لیکن اگر انتہائی قربانیوں کے نتیجہ میں تم ان وعدوں اور ان بشارتوں کے حقدار نہیں بنو گے تو یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وہ کچھ اور لوگ لے آئے گا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائیں گے اور لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ وہ قربانیں دینے میں تمہاری طرح سست اور نکمے اور بخیل نہیں ہوں گے بلکہ وہ حقائق کو سمجھیں گے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قربانی دینے کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے۔ پس آج تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے میں یہ اعلان بھی کرتا ہوں کہ دفتر دوم کے اخلاص کے معیار کو بڑھانے کی کوشش کی جائے اور اوسط ۱۹ سے بڑھا کر ۳۰ تک لے جائی جائے اور دفتر سوم کی تعداد بڑھانے کی بھی کوشش کی جائے اور ان کے اخلاص کے معیار کو بھی تھوڑا سا بڑھانے کی کوشش کی جائے تا آئندہ سال کے ہمارے وعدے اور وصولیاں ساڑھے پانچ لاکھ کی بجائے سات لاکھ نوے ہزار ہو جائیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں خیر و برکت ہے اور اس کی دو انگلیوں میں انسان کا دل ہے خدا کرے کہ اللہ تعالیٰ کی انگلیاں ایسے زاویہ پر ہلیں کہ آپ کے دل خدا تعالیٰ کی برکتوں اور اس کے نور سے بھر جائیں اور آپ کا سینہ اس احساس ذمہ داری سے معمور ہو جائے کہ خدا کی راہ میں آج مالی قربانیاں دینے کی ضرورت ہے تا ہم بنی نوع انسان کو اس ہلاکت سے بچا سکیں جس سے انہیں ڈرایا گیا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا کرے۔

جماعت کراچی اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے دوسری جماعتوں سے آگے نکل گئی ہے ابھی ان کی تار مجھے ملی ہے کہ سال رواں میں ان کا وعدہ ایک لاکھ ایک ہزار روپیہ کا تھا اس میں سے وہ اب تک پچانوے ہزار روپیہ جمع کر چکے ہیں اور باقی چھ ہزار روپیہ (وہ امید رکھتے ہیں کہ) اس مہینہ کے آخر تک جمع کر لیں گے اگرچہ ہمارا وعدوں کا سال یکم نومبر سے شروع ہو جاتا ہے لیکن ہماری ادائیگیاں کچھ عرصہ بعد تک چلتی رہتی ہیں لیکن جماعت احمدیہ کراچی اپنا وعدہ بھی اور ادائیگی بھی یکم نومبر سے پہلے پہلے کر دے گی انشاء اللہ اور آئندہ سال کے لئے انہوں نے ایک لاکھ ایک ہزار روپیہ کی بجائے ایک لاکھ پانچ ہزار روپیہ کا وعدہ کیا ہے۔

میں نے سوچا تھا کہ کراچی کی جماعت چونکہ پہلے ہی اپنے اخلاص اور قربانی میں بلند مقام پر ہے اور ان کا وعدہ ایک لاکھ ایک ہزار روپیہ قریباً ان کی استعداد کی انتہا تک پہنچا ہوا ہے میرا خیال تھا کہ اجتماع

انصاراللہ میں جب میں تحریک جدید کے چندہ کے متعلق مختلف جماعتوں کے نمائندوں سے سوال کروں گا تو میں ان سے یہ نہیں کہوں گا کہ ایک لاکھ ایک ہزار سے کچھ آگے بڑھیں چند روپے تو بہر حال بڑھنے چاہئیں لیکن زیادہ بڑھانے کے لئے نہیں کہوں گا لیکن وہ خود ہی ایک لاکھ ایک ہزار روپیہ سے بڑھ کر ایک لاکھ پانچ ہزار روپیہ تک پہنچ گئے ہیں اس کے مقابلہ میں بہت سی جماعتیں ہیں جو اپنی قوت اور استعداد (اور اگر میں یہ کہوں کہ اپنے اخلاص کے مطابق تو یہ غلط نہیں ہوگا) کے مطابق وہ تحریک جدید میں حصہ نہیں لے رہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ان پر تحریک جدید کی اہمیت واضح نہیں ہوئی اگر ان مخلصین جماعت پر ان کاموں کی اہمیت کو واضح کیا جائے اور بنی نوع انسان کی ضرورت کا احساس انہیں دلایا جائے اور جو تھوڑی بہت قربانیاں انہوں نے دی ہیں یا وہ آئندہ دیں گے ان سے جو شاندار نتیجے نکلے ہیں یا ہم اپنے ربّ سے توقع رکھتے ہیں کہ آئندہ نکلیں گے وہ ان کے سامنے رکھے جائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ اپنے دوسرے بھائیوں سے اس مالی قربانی میں پیچھے رہ جائیں۔ دفتر تحریک جدید کو بھی اور جماعت کے دوسرے عہدیداروں کو بھی زمینداروں کے سامنے یہ باتیں رکھنی چاہئیں اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے زمینداروں کی آمد بہت بڑھ گئی ہے گو بعض جگہ بعض دقتیں بھی ہیں لیکن اچھے بیج مل گئے ہیں۔ پانی کی بہتات ہے اور کھاد بھی نسبتاً سہولت سے مل جاتی ہے اس طرح زمینداروں کی آمدنیاں دوگنا تین گنا چار گنا ہوگئی ہیں میرے علم میں ہے کہ بعض چھوٹے چھوٹے زمینداروں کی بھی آمد پانچ پانچ گنا ہوگئی ہے مثلاً گذشتہ سے پیوستہ سال جس کی ساری کاشت میں گندم کی ستر پچھتر من پیداوار ہوئی تھی پچھلے سال ان کی پیداوار ساڑھے تین سو اور چار سو من کے درمیان چلی گئی بہرحال میرے ذاتی علم میں بعض ایسے زمیندار ہیں جن کی آمدنیاں دوگنا، تین گنا چار گنا یا پانچ گنا ہوگئی ہیں اگر کسی زمیندار کو اب دگنی آمد ہو رہی ہے اور اس زائد آمد سے اس نے اگر پہلے تحریک جدید میں کچھ نہیں دیا تھا تو وہ اب اس چندہ میں کچھ دے اور اگر اس نے پہلے کم دیا تھا تو اب کچھ زیادہ دے دے اللہ تعالیٰ فضل کرے تو ان کی فصلیں بہت زیادہ اچھی ہوسکتی ہیں اور اس طرح ان کی آمد اور بڑھ سکتی ہے اور پھر ساتھ ساتھ دعا بھی کرے۔

زمینداروں کو چاہئے کہ وہ اپنے کھیتوں میں جا کر ضرور دعا کیا کریں اور خصوصاً وہ دعا کریں جو قرآن کریم نے سکھائی کہ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (الکھف:۴۰) یہ دعا جو قرآن کریم میں آتی ہے یہ زمینداروں اور باغوں کے مالکوں کی دعا ہے اگر آپ یہ دعا کریں تو اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ وہ آپ

کے مال میں برکت دے آپ کی قربانیوں میں بھی برکت دے اور آپ کی اولاد میں بھی برکت دے ساری برکتوں سے آپ مالا مال ہو جائیں پھر دل میں یہ سوچیں کہ حقیر سی قربانیوں پیش کی تھیں اور ہمارا ربّ کتنا ہی فضل کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے کہ اس نے کتنے ہی اچھے اور اعلیٰ نتائج ان کے نکالے ہیں دل میں تکبر اور ریا نہ پیدا ہو۔

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲؍نومبر ۱۹۶۸ء صفحہ ۲ تا ۶)

☆......☆......☆